

Registered L No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۱) مطبوعہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

مورخہ ۲۲ جولائی- ہوس آف کامنس میں مسٹر بالفور نے کہا کہ گورنمنٹ کو ان افواہوں کی کہ تبت کا آزاد کر دیا گیا ہے کوئی صداقت نہیں ہے ❊ **نامہ نگار** رویٹر سینٹ پیٹرزبرگ سے اطلاع دیتا ہے کہ روسیوں کا جواب دربارے تبت یہہ ہے کہ آیندہ ایسی کوئی حرکت نہ ہوگی- اور تبت کا بدستور رشتہ رمیڈیٹرنین کو جاویگا جہاں کہ برٹش افسر اس کا ملاحظہ کریگا ❊ **جنرل کروکی** کی فوج نے بہت دلیری سے کام کیا- روسی بھاگ گئے ہیں جاپانی زور سے مکڈن کیطرف بڑھتے جا رہے ہیں ❊ **نامہ نگار** ٹوکیو سے رقمطراز ہے کہ جنرل کروکی نے ایک سخت لڑائی کے بعد مورخہ ۱۹ جولائی کو کیوتنگ پر قبضہ کر لیا- روسیوں کو گھیر لیا گیا تھا اور ایسا مقابلہ کیا کہ ان کے دانت کھٹے کر دئے ❊ **امریکہ** میں یقین کیا جاتا ہے کہ دستہ ولیڈی ووسٹاک ان امریکن جہازوں کی کہ جنپر سامان رسد لدا ہوا ہے تلاش میں ہے اگر یہہ واقعی سچ ہو تو ایک بڑا سوال پیدا ہوگا ❊ ❊ **گورنمنٹ** نے مسٹر کروگر کی اولاد کو جنوبی افریقہ میں فوجی اعزاز بخشے ہیں اگر ان کا خاندان اس بات کو قبول کرے ❊ **لنڈن** کے سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا ہے کہ شنگھائی کے بندرگاہ پر بھی جنسر بحاظ کا کریگی ❊ **لارڈ کرزن** صاحب نے شہر لنڈن کی آزادی پاتے وقت سلطنت ہند کی بڑی تعریف کی اور فرمایا کہ بنیاد سلطنت یہیں ہے ❊ **حضور نواب** رامپور نے بھی امپیریل سروس فوج میں ایک پلٹن پیادہ دو سکواڈرن رسالہ دئے ❊

روٹر کمپنی نے امسال اپنے حصہ داروں میں پانچ فیصدی سالانہ کے حساب سے منافع تقسیم کیا کل ۴۷۲۹ پونڈ دیے گئے تھے ❊ **لفٹنٹ گورنر** برہما نے ۲ جولائی کو بانڈلے کی برقی ٹریموے کا افتتاح کیا- ۶۰ میل کی لائن ہے اور دوہری پٹڑی ہے ۱۴ لاکھ کے سرمایہ سے ایک انگلش کمپنی نے یہہ سلسلہ چھیڑا ہے ❊ **ہم یہہ سنکر** کہ پادری آر- بی- ونسر بی- ایس اور مسز ونسر صحیح وسالم امریکہ پہنچ گئے ہیں اور بہت خوش ہیں اور ان کا یہہ دورہ پہلا ہی دورہ ہندوستان ہے ❊ ❊ **پادری** ومسز جے- بی- تھابرن نے مشنری کچھ روز بنگلور شہرے بعد ازاں مدراس و ویپری چرچ کو جہاں انکی تعیناتی ہوئی ہے روانہ ہوے ❊ **کراچی** میں پنجاب نیشنل کا دن دھاڑے آٹھ ہزار روپیہ چوری ہو گیا نہایت ہی غضب کی بات ہے ❊ **دہلی میں** جان نکلسن صاحب کا بت یادگار کشمیری دروازہ کے بالمقابل نصب کیا جاویگا ❊ **انسپکٹر** پیٹرز کی لاش جو رنگون ندی میں گذشتہ ماہ ڈوب گئی تھی پانچ ہفتہ بعد ثابت ملی اور دفن کی گئی ❊ **چیف کورٹ** پنجاب میں مسٹر جسٹس اینڈرسن مرحوم کی جگہ مسٹر راٹنگن قائم مقام جج اور مسٹر اینی ڈویژنل جج عارضی طور سے مقرر ہوئے ❊ **تبت** سے تازہ خبر یہہ ہے کہ لہاسہ پر چڑھائی کی تیاریاں ہو رہی ہیں گو دلائی لامہ کی جانب سے چند نائب صلح کی گفتگو کرنے آ رہے ہیں ❊ **مسٹر اٹلسٹن** نے بجواب ہنکیرشن کے بیان کیا کہ ۱۱ ماہ حال کو ایک معاہدہ پر دستخط ہوے ہیں جسکی رو سے ریاستہا کے ملایا جہور سے ایک ریل نکالیں گے اور موجودہ ٹریلین کا کام بھی جاری رکھیں گے ❊

گوشت نہ کھانے والے اور تارک شراب طلبار ہائی سکول مدراس نے باہم اتفاق کر کے ایک کمیٹی قائم کی ہے کہ دیسی کپڑے کا استعمال ہو ❊ **کابل میں ایک** میڈیکل افسر کی تقرری کے لئے گورنمنٹ ہند اور امیر کابل میں گفتگو ہو رہی ہے ❊ **امیر کابل کی** یہہ کارروائی کہ انہوں نے آفریدی جرگوں کو جنہوں نے سرکار انگریزی سے بغاوت کی تھی پناہ دی ہے پسند نہیں کی جاتی- امیر عبدالرحمن خان ان کو کبھی منہ نہیں لگاتے تھے ❊ **تبت والوں کی** مقدس کتاب جس کو کاہیگور کہتے ہیں ایک بڑی بھاری کتاب ہے- اسکی ۱۰۸ جلدیں ہر ایک ہزار ہزار صفحے کی ہیں ❊ **نارتھ ویسٹرن** ریلوے پر کثرت بارش سے حادثہ ہوا-، گاڑیاں جن میں ایک اول درجہ کی گاڑی بھی شامل تھی گر گئیں اور بہت نقصان ہوا ❊ **فرنچ ممبران** پارلیمنٹ نے ایک دوسرے پر رشوت ستانی کا الزام عائد کیا اور اثنائے گفتگو ایک دوسرے کو دو لاتیں بھی ماریں ❊ **جرمن** دوا سازوں نے ایک ایسا عرق ایجاد کیا ہے جسمیں شراب اور بیر کے جوش پیدا کرنے والے اجزا موجود ہیں مگر ان میں نشہ یا زہریلا الکوہل کا مادہ مطلق نہیں ہے ❊ **روسیوں نے** مسٹر ایمرسن کو جاسوس کے دھوکے میں گولی ماری وہ بیچارے فوراً مر گئے- **سائنس والوں** نے ثابت کیا ہے کہ سات ہزار برس پیشتر نارنگی بیر کے برابر تھی ❊ **کوہ کسولی** میں واٹر ورکس تیار ہو گیا ہے انجنیر صاحبان امتحان کر رہے ہیں ❊ **کلکتہ** میں کئی سوداگروں نے کرایہ پر چلانے کے لئے کئی سو موٹر کار گاڑیاں ولایت سے منگوائی ہیں ❊ **مشہد** میں ژالہ باری سے اکثر باغات تباہ ہو گئے ❊

ایڈیٹوریل نوٹس

تپ دق!

ایپیفنی کرسچن میسنجر کے کسی گذشتہ اور ۱۸ جولائی کے پرچوں میں اس سوال کے جواب میں کہ غیر قوموں کی بہ نسبت مسیحیوں میں تپ دق کا مرض کیوں زیادہ ہوتا ہے کئی ایک آرٹیکل چھپ چکے ہیں۔ ۱۸ جولائی کے پرچے میں دو آرٹیکل مندرج ہیں ایک مسٹر جے بی۔ فرنکلین صاحب کا اور دوسرا کسی مسٹر لکھنوی صاحب کا۔ ان ہر دو صاحبان نے جواب دینے کی کوشش کی ہے مگر پیشتر ہم ان سے یہہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ غیر اقوام کی بہ نسبت مسیحیوں میں تپ دق کا مرض زیادہ ہوتا ہے۔ بہتر تھا کہ پہلے ہسپتال سے یا کسی مشہور معروف حکیم سے اس امر کا اندازہ لیتے کہ کیا ہندوؤں میں یا محمدیوں میں یا عیسائیوں میں سے اس مرض کے مریض ان کے پاس زیادہ آتے ہیں اور تب اس امر کا فیصلہ بخوبی ہو سکتا تھا۔ بلا تحقیق کے محض خیالی پلاؤ پکانا ہے۔

ہم مسٹر لکھنوی سے پورا پورا اتفاق رکھتے ہیں کہ یہہ مرض ہمارے بچوں کو اس لئے اکثر لاحق ہوتا ہے کہ وہ چھوٹی عمر میں بورڈنگ سکولوں میں ڈال دئے جاتے ہیں اور کافی عمدہ خوراک انکو نہیں ملتی اور محنت سخت کرنی پڑتی ہے۔ علاوہ اس کے یہہ بھی دیکھا گیا ہے کہ یہہ مرض نسلاً بعد نسلاً ہوتی رہتی ہے یعنی موروثی ہے۔ کہ اگر والدہ کو یا والد کو یہہ مرض تھا تو ضرور ان کے فرزندوں کو بھی ہوگا۔ بعض اوقات یہہ مرض بدپرہیزی کی وجہ سے لاحق ہو جاتا ہے یعنی چلتا کھاتا اکثر پانی پی لینے کی عادت سے۔ پہلے کھانسی ہوتی ہے اور جب اس سے اغماض کیا جاتا اور علاج سے بے پروائی عمل میں لائی جاتی ہے تو یہہ مرض صورت پکڑ جاتا ہے۔

ہم مسٹر فرنکلین صاحب سے اتفاق نہیں رکھتے۔ انکی تقریر سے بلحاظ اس مرض کے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیحی لوگ غیر اقوام سے زیادہ گنہگار ہیں کیونکہ انہیں یہہ مرض زیادہ ہوتا ہے مگر انہیں کم۔ اسی وجہ سے لازم تھا کہ طاعون جو خدا کے غضب کا ایک خاص ظہور ہے غیر اقوام کی بہ نسبت مسیحیوں میں زیادہ ہوتا کیونکہ بقول مسٹر فرنکلین مسیحی دیگر اقوام کی بہ نسبت زیادہ گنہگار ہیں۔ نیز سائل نے کوئی اخلاقی باعث ہی وجہ اس مرض کی دریافت نہیں کی تھی بلکہ طبعی وجہ۔ اور یہہ تو سب جانتے ہیں کہ گناہ کی مزدوری نہ صرف یہی مرض ہے بلکہ تمام دیگر امراض اور مصائب اور آلام وغیرہ وغیرہ۔ اور چونکہ بقول مسٹر لکھنوی یہہ مرض بورڈنگ سکول کے بچوں کو اکثر لاحق ہوتا ہے اور مدرسہ سے باہر نکل کر ترقی پکڑ جاتا ہے اس لئے مسیحی بہ نسبت بالغان زیادہ گنہگار ہوں حالانکہ وہ مدرسہ میں رہکر ویسے گناہوں کے مرتکب اکثر نہیں ہوتے جیسے بالغ مسیحی جو مدرسہ میں نہیں ہیں ہوتے ہیں۔

مشنوں کے کام پر لارڈ جارج ہملٹن صاحب کی رائے

مسیحی علوم کی ترقی دینے والی سوسائٹی کے سالیانہ جلسے میں جو ۱۰ مئی کو منعقد ہوا تھا صاحب مذکور نے فرمایا کہ بنی آدم کی ۲۰۵ مختلف اقوام میں سے ۱/۵ ہندوستان میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ہند میں ہزاروں اور لاکھوں اشخاص موجود تھے۔ ان کی تہذیب انگریزوں کی تہذیب سے بہت ہی قدیم تھی اور انہیں وہ علم ادب اور علم التعمیر اور فلاسفی موجود تھی جس پر کسی ملک کو فخر ہو سکتا ہے۔ ہند میں ۳۰ کروڑ باشندے ہیں جنپر ۱/۲ لاکھ گورے حکمرانی کرتے ہیں۔ انہیں عورتیں بچے اور جنگی سپاہی بھی شامل ہیں کیا وجہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے اس قدر لوگوں پر اقتدار حاصل کر لیا ہے وہ وجہ یہہ ہے کہ یہہ سلطنت مسیحی اصولوں پر مبنی ہے اور اپنے استحکام کے ساتھ ہی وہ انصاف سے حکومت کرتی چلی آئی ہے۔ وہ مسیحی خداترس آدمیوں کی ممنون اور احسانمند ہے جنہوں نے ہند میں اس سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اور ملکہ معظمہ کے گذشتہ اعلان کی طرف اشارہ کر کے انہوں نے فرمایا کہ کوئی ایسا حصہ اس ملک کا نہیں ہے جس میں مسیحی خصوصیات نہیں پائی جاتیں۔ خود گورنمنٹ ہی نے قحط اور وبا کے ایام میں لوگوں کی مدد کر کے اپنی مسیحیت کو منکشف کر دیا ہے۔ اور پھر ہم کو یہہ نہ کہا جاویگا کہ وہ صرف بزور شمشیر ہند پر قابض ہیں۔ لارڈ جارج ہملٹن صاحب نے یہہ رائے دی ہے کہ جبتک ہند کی حکومت میں اسی مذہب مسیح پر رہیگا تب تک برٹش گورنمنٹ کا ستارہ بھی بلند رہیگا۔ (کرسچن پیٹریٹ)

تم خداوند اپنے خدا پر ایمان لاؤ تو تم قائم رہوگے اُس کے نبیوں پر ایمان لاؤ تو تم کامیاب ہوگے (۲ تواریخ ۲۰:۲۰)۔ تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈو تو یہہ سب چیزیں بھی تمہیں ملینگی (متی ۶:۳۳)۔

قیمتی صلاح۔ کم بولو۔ سنو زیادہ۔ لو کم۔ دو زیادہ۔ کم کھاؤ۔ زیادہ چباؤ۔ کم بیٹھو۔ چلو زیادہ۔ تھوڑا پہنو۔ مگر نہاؤ زیادہ۔ فکر کم کام زیادہ کرو۔ ضائع کم کرو۔ مگر زیادہ دو۔ لکھو کم پڑھو زیادہ۔ فساد بھی کم کرو۔ مگر آپس میں میل زیادہ کرو۔ کم سوؤ۔ مگر زیادہ محنت کرو۔ شک کم کرو۔ مگر اعتقاد زیادہ رکھو۔ کم بیٹھو۔ مگر گفتگو بہت ٹھیک رکھو۔ دعا زیادہ مانگو۔ شکایت کم کرو۔ مگر تعریف زیادہ کرو۔ بڑبڑاؤ کم۔ شکر گذار بہت ہو۔ اگر کوئی اس زندگی میں خوش اور خرم اور کامیاب ہونا چاہے اور انسان اور خدا کے ساتھ مقبول بننا چاہے تو ان فقروں پر جو نہایت ہی پر مغز ہیں غور اور فکر کر کے کاربند ہو۔ اور انکو اپنی زندگی کا موٹو بنا دے۔ اور انپر عمل کرے۔



مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن
مرقس کی انجیل

(۹۹) سوال

کیا یہہ بڑھئی نہیں - (مرقس ۶: ۳) ؟

(محقق) دراصل یوسف بڑھئی تھا اس لئے عیسٰی بھی بڑھئی تھا کئی ایک برس تک بڑھئی کا کام کرتا رہا بعد پیغمبر بنتا بنتا خدا کا بیٹاہی بن بیٹھا - اور ایسا ہی جنگلی لوگ اُسے ماننے لگ گئے تب ہی تو بڑی کاریگری ظاہر کی - کانٹا کوٹنا - پھوڑنا پھاڑنا بڑھئی کا ہی کام ہوتا ہی؟

(رہبر) اُس مقام سے تو یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ جنگلی لوگ (!) اُسے ماننے لگ گئے بلکہ یہہ لکھا ہی کہ اُنہوں نے اُس سے ٹھوکر کھائی" - "اور یسوع اُنکی بے اعتقادی کے سبب تعجب کرتا تھا" - (آیت ۶) سو پنڈت جی نے یوں ہی بے پر کی اُڑائی ؟

پھر جسطرح اُن لوگوں نے باوجود اُسکی تعلیم اور حکمت لاثانی اور معجزات یزدانی کے اُس کو محض بڑھئی جانکر اُس سے ٹھوکر کھائی تھی پنڈت جی نے بھی اپنا وہی حال کیا - بلکہ بدتر - کیونکہ وہ جنگلی (!) لوگ تو یسوع کی تعلیم اور معجزات کو اُس کے بڑھئی ہونے سے علیحدہ خوبیاں سمجھتے تھے مگر پنڈت جی تو اُن باتوں کو اُس کے بڑھئی ہونے کا نتیجہ بتلاتے ہیں - کیا یہہ اُن جنگلی لوگوں کی بات سے زیادہ عقلمندی کی بات ہی ؟ اُن لوگوں کی چلن سے ظاہر ہی کہ وہ ہندوؤں کی طرح زود اعتقاد نہیں تھے ؟

اور بھی دیکھئے کہ اُن لوگوں کا حدِ علم یسوع مسیح کی بابت آپکی طرح صرف یہہ تھا کہ وہ بڑھئی کا بیٹا ہی اور دوسری طرف سوال یہہ تھا کہ ایسی حکمت اور معجزے مسیح نے کہاں سے پائے تھے ؟ اور وہ اِس کے عرفان سے محروم رہکر اور اُسکو صرف ایک بڑھئی سمجھکر ٹھوکر کھاتے تھے - اور افسوس ہی اُن سب پر جو بسبب اپنی جہالت اور تعصب کے مسیح سے ٹھوکر کھاتے ہیں اور اُسپر ایمان نہیں لاتے !

لوقا کی انجیل - (۱۰۰) سوال

یسوع نے اُسکو کہا تو کیوں مجھکو نیک کہتا ہی - کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنے خدا - (لوقا ۱۸ : ۱۹) ؟

(محقق) جب خود عیسٰی ہی خدا کو لاشریک بتلاتا ہی تو عیسائی لوگوں نے روح القدس باپ اور بیٹا تین خدا کہاں سے بنا لئے ؟

(رہبر) کہیں سے نہیں - اور یہہ جھوٹھی بات ہی کہ عیسائی تین خدا بناتے ہیں - ویدک رشی ایسے کاریگر ہوگئے جنہوں نے ۳۳ دیوتے یا خدا بنالئے تھے اور پُرانوں والے اُن سے زیادہ ہنرمند ہوگئے کہ ۳۳ کروڑ بنا ڈالے - پنڈت جی ذرا زیادہ سوچتے تو معلوم کرتے کہ جسحال ہمارا خداوند یسوع خدا کو ایک کہتا ہے تو اُس کے پیرو کیونکر تین خدا مان سکتے ہیں ہاں ہمیں یہہ بھی یاد رہے کہ خداوند یسوع نے خدا کو بے شک لاشریک بتلایا ہی کیونکہ خدا ایسا ہی وجود ہی - کوئی اور اِس سے باہر یا اُس کے علاوہ خدا نہیں ہی - اور اپنی اور روح القدس کی بابت اُس نے یہہ اظہار کیا کہ "میں باپ میں سے نکلا اور آیا ہوں" (یوحنا ۸ : ۴۲ اور ۱۶ : ۲۸) "جانو اور سمجھو کہ باپ مجھ میں ہی اور میں باپ میں" (۱۰ : ۳۸)، "روح حق جو باپ کی طرف سے نکلتی ہی" (یوحنا ۱۵ : ۲۶) ان اقوال سے ظاہر ہے کہ بیٹے اور روح القدس کا باپ کی واحد ذات میں ذاتی رشتہ ہے - اور اِس لئے واحد ذات الٰہی کو باپ بیٹا اور روح القدس کرکے جتایا گیا ہی مگر اِسکو اسرار الٰہی بھی بتلایا گیا ہی (متی ۱۱ : ۲۷) کیونکہ ذات الٰہی مخلوق کے لئے درحقیقت ایک بڑا بھید ہی اور یہی سبب ہی کہ عیسائی باپ بیٹا اور روح القدس (متی ۲۸ : ۱۹) کے نام پر بپتسمہ طلب کرتے ہیں - لیکن تین خدا ہرگز نہیں مانتے ہیں

راقم
پادری جی - ایل ٹھاکر داس

گذرے ایام

میرے دن گذر چلے - میرے منصوبے بلکہ میرے دل کے مقصد مٹ گئے - ایوب ۱۷ : ۱۱ ایوب کی کتاب میں جس کیرکٹر یا چلن کا خاکہ کھینچا گیا ہی عالموں نے اُسی کیرکٹر کے شخص کو ہماری مذہبی دنیا کا آدم قرار دیا ہی ایوب کی زندگی کا ابتدائی حصہ گویا خدا کے فردوس میں دکھایا جاتا ہی اور اُسکی زندگی کی تواریخ کا وہ حصہ تمام خوشی اور شادمانی کے اسباب سے بھرا ہوا بیان کیا جاتا ہی اور دنیوی آرام و آسائش کے ساتھ اُسکی خدا پرستی اور خداترسی کی زندگی اِس کمال کی بیان کی جاتی ہی کہ وہ بالکل بے نظیر اور بے مثال ہی ؟

پھر ایوب گویا خدا کے فردوس سے نکالا جاتا ہی اور فردوس کی خوشی اور شادمانی اُس سے چھین لی جاتی ہی اور وہ دنیا کے دکھوں اور مصیبتوں کا شکار ہونے کو تنہا چھوڑ دیا جاتا ہی اور اِس حالت میں ایوب دکھوں کی کشمکش میں مصائب اور تکالیف کو برداشت کرتا ہوا مذہبی صداقت اور خداپرستی کی زندگی بسر کرتا ہوا دکھایا جاتا ہی ایوب کی زندگی کا یہہ حصہ نہایت درد انگیز صورت رکھتا ہی ؟

ایوب کی زندگی کا آخری حصہ بحالی سے علاقہ رکھتا ہو - اِس میں ایوب کے دکھوں کے تمام ہونے اور از سر نو پھر صحت حاصل کرنیکے بعد پھر گویا فردوس الٰہی میں جگہ پانیکا حال بتلایا جاتا ہے اور دکھایا جاتا ہی کہ پھر کیونکر اُسے وہ سب کچھ حاصل

ہو گیا جو وہ پیشتر کھو بیٹھا تھا۔ غرضیکہ اس کتاب میں جس شخص کے چلن کی تصویر کھینچی گئی ہے وہ شخص مذہبی دنیا میں یسوع کے ساتھ ساتھ چلنے والے شخص کی تصویر ہے جسکی عزت پولس اور پطرس رسول سے کم نہیں ہو سکتی ہے۔

ہماری سندی آیت کی جگہ ایوب کی زندگی کے دوسرے حصے میں ہے اور اس آیت کا منشا الیہ ایوب کی زندگی کے پہلے حصہ میں پایا جاتا ہے اور اگر ہمنے ایوب ہی کی زندگی کے گذرے دنوں کو دیکھنا ہو تو ہم ایوب کی زندگی کے پہلے حصہ پر سوچیں۔ اور دکھائیں کہ ایوب کے گذرے دن کیسی خوشی اور شادمانی کے اسباب سے پر تھے۔ پر میرا یہہ مطلب نہیں کہ میں آپکو ایوب کی زندگی کے گذرے دنوں کا حال سناؤں مگر یہہ کہ میں اپنی سندی آیت کے الفاظ کی روشنی کی کرنیں آپکی اور اپنی گذری زندگی پر ڈال کر دکھاؤں کہ ہم کیا تھے اور کیا ہو سکتے تھے اور آج کیا ہیں۔ اور ہم اپنا کیا کچھہ کھو چکے یعنی آج ہم نفع کی حالت میں ہیں یا نقصان کی۔

ا۔ دیکھو کہ دن کیا ہیں؟

آپ نے بار ہا اناج منڈیوں میں ایک شخص کو ترازو ہاتھہ میں لئے ہوئے اور چند باٹ پاس رکھے ہوئے اناج کے ایک بڑے انبار کے پاس بیٹھے باٹوں سے تول تول کر اناج مزدوروں کے پلو میں ڈالتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ وہ ترازو کے ایک پلے کو اناج سے بھر بھر کر دوسروں کے دامنوں میں ڈالتا جاتا اور گنتا جاتا ہے کہ ایک ہے۔ دو ہے۔ تین ہے اور اسی طرح آگے برابر شمار کرتا جاتا ہے۔ پس ایسے ہی دن وقت کا ایک دھڑا ہے جو قدرتی آڑھتیہ وقت کے لامحدود انبار میں سے بھر بھر کر ہر ایک کی زندگی کے دامن میں ڈالتا جاتا ہے۔ وقت کے ان دھڑوں کو وہ قدرتی آڑھتیہ بھی شمار کرتا جاتا ہے اور ادھر زندگی بھی شمار کرتی جاتی ہے۔

اے ناظرین ہم نہیں بتا سکتے کہ یہہ وقت کی ندی[1] کونسے چشمہ سے نکلکر زندگی کے پاس سے گذرتی بہتی ہے۔ ہم نہیں بتا سکتے کہ وقت کی دہار کا منبع کہاں ہے اور ہم نہیں بتا سکتے کہ اس کا دہانہ کہاں ہے یا کونسے سمندر میں وقت کی ندی جا گرتی ہے۔ وقت کی ابتدا اور انتہا کا جاننا خالق حقیقی نے ہماری تحقیق سے باہر رکھا ہے۔ وقت کی ابتدا اور انتہا پر تاریکی کی گہری چادریں ڈالی گئی ہیں کہ ہماری سمجھ کی آنکھہ وقت کے سوتوں کو نہ دیکھے اور نہ جانے۔ پر جو کچھہ ہمارے جاننے اور دریافت کرنے میں آیا اُس کا سبب یہی تھا اور یہی ہے کہ وقت اور زندگی ساتھہ ساتھہ ہیں یہہ قدرتی طور سے دوستوں کا ایک جوڑا ہے۔ جہانپر وقت کے دھڑے تولے جاتے ہیں وہانپر زندگی اپنا دامن بچھا کر اپنے پلے کو وقت کے دھڑوں سے بھر رہی ہے۔ مینہ آئے۔ آندھیاں چلیں۔ طوفان برپا ہوں۔ دنیا میں کتنی ہی تبدیلیاں کیوں نہ ہوں پر قدرت وقت کو ناپ ناپ کر زندگی کے دامن میں ڈالتی جاتی ہے۔ اور زندگی گٹھڑیاں باندھہ باندھہ کر روانہ ہوتی جاتی ہے۔ پس جسقدر وقت کے دھڑے ہمارے دامن میں پڑ چکے وہ ہمارے دن ہیں جنکا ہماری سندی آیت میں ذکر پایا جاتا ہے۔

اگر میں اُس تیزی اور سرعت کا ذکر کروں جس کے ساتھہ قدرت وقت کے دالوں یا ذروں کو ناپ ناپ کر ہماری زندگی کا پلہ یا دامن بھر رہی ہے تو میری آنکھہ قدرتی ترازو کی تیزی پر کچھہ کام نہیں کرتی ہے۔ میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میل ٹرین کا انجن بھی اپنی پوری تیز رفتاری کے ساتھہ اُسکی سرعت کے مقابلہ میں ایک چھکڑا نظر آتا ہے ناظرین وقت کا یہہ دھڑا گرا۔ یہہ گرا۔ یہہ چلا گیا۔ میں کیا بتاؤں

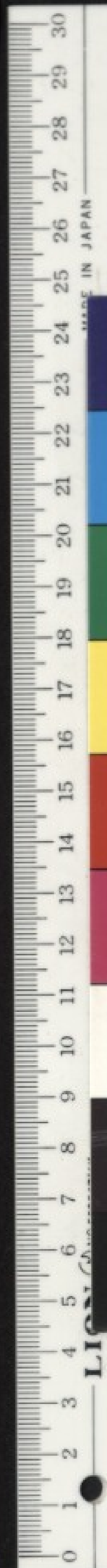
[1] وہ چشمہ جس سے وقت کی ندی نکلتی ہے قیام ہے یا یہہ وقت کا وہ ناپیداکنار سمندر ہے جسمیں سے وقت کی ندی نکلتی اور جسمیں پھر شامل ہو جاتی ہے۔ اڈیٹر

کہ آپ نے اور میں نے کیا کر لیا؟ کسی زندگی کو فرصت نہیں کہ اپنے ایک دامن کو باندھکر دوسرا بچھائے۔ زندگی کو فرصت نہیں کہ ایک دن کو دو چار دن تک یا ایک لحہ کو دو چار لحہ تک اپنے پاس رکھہ چھوڑے پر زندگی کو یہی حکم ہے کہ اپنا دامن بچھا رکھے اور وقت کو لئے جائے اور شمار کئے جائے۔ میں نہیں جانتا کہ اس قدرتی سوداگر کو اس بھرتی کی کہانپر ضرورت ہے جسکی ترازو ٹھہرتی نہیں اور جس کے مزدور دم لینے کی فرصت نہیں پاتے۔ اے لوگو خواہ اس سودے کو ہم سمجھیں یا نہ سمجھیں خواہ ہم اس بھرتی کی ضرورت کو جانیں یا نہ جانیں پر یہہ بات یقینی ہے۔ (غلام مسیح)

موآب

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں اپریل ۸ سنہ ۱۹۰۹ء کے پرچے کو)

پیدائش ۱۹/۳۷ و ۳۸ آیات سے ظاہر ہے کہ موابی اور اموری لوط کی اولاد سے تھے۔ یہوداہ کے جنوب مشرق میں بحر مردار کے کنارے پر موابی آباد تھے۔ انکا ملک نہایت خوبصورت تھا۔ کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ موابی زبردست اور بااختیار بھی تھے۔ اس ملک کے بادشاہ بلقا نے بلعام کو بلایا تھا کہ بنی اسرائیل پر لعنت کرے۔ رُوت اسی ملک کی رہنے والی تھی۔ اگرچہ موابی بسبب لوط کی اولاد ہونے کے بنی اسرائیل کے رشتہ دار تھے تو بھی یہہ لوگ اسرائیلیوں سے حسد رکھتے تھے اور انپر شیخی کرتے تھے۔ اس لئے خدا موابیوں سے ناراض تھا۔ چنانچہ یرمیاہ نبی اُس کی بابت پیشین گوئی کرتا ہے کہ ہمنے مواب کا غرور سنا ہے (وہ نہایت مغرور ہے) اُسکی گستاخی بھی اور اُسکی شیخی اور اُسکا گھمنڈ اور اُس کے دلکا تکبر۔ میں اُس کا غصہ جانتا ہوں خداوند کہتا ہے اور اُسکی جھوٹی شیخیاں۔ کیونکہ وہ جھوٹی شیخیاں کرتا ہے۔ یرمیاہ



۲۸/۱۹ و ۴ ٭

موآب کی اِس قسم کی شیخی اور گھمنڈ کا سبب اُسکی قدیم خوشحالی تھی۔ اِس امر میں بہتیرے ثبوت ملتے ہیں۔ خصوصاً زمانہ حال میں اُن یورپین سیاحوں سے جنہوں نے موآب اور اُس کے آس پاس کے شہروں میں سیر کی اور اُنکی بابت بہت تحقیقات کی۔ ایربی (Irby) اور مینگلس (Mangles) نام دو صاحبان فرماتے ہیں" کہ مواب کے تمام میدان شہروں کے نشانات سے پُر ہیں۔ ہر اونچی جگہ پر اور جہاں کہیں موقع ملتا تھا موابی اپنا شہر بناتے تھے۔ زمین بخوبی زراعت کے قابل ہے سو اسمیں کچھ شک نہیں کہ وہ ملک جو اب ویران پڑا ہے کسی زمانے میں زرخیزی اور پیداوار کی دائمی تصویر تھا" یسعیاہ نبی مواب کے شہر حشبون کی زرخیزی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (یسعیاہ ۱۶/۸) اور سیاح بتاتے ہیں کہ حشبون کے ایک ایک گیہوں کا دانہ معمولی گیہوں کا دگنا ہوتا ہے۔ اور ایک ایک بال میں بھی معمولی بال سے دو چند دانے لگتے ہیں۔ شہروں کے نزدیک نزدیک قائم ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ موآب کی آبادی زمین کی زرخیزی پر منحصر تھی۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ یورپ کا کوئی صوبہ بھی اسقدر شہروں سے گنجان آباد نہیں ہے جیسا کہ مواب اپنے کھنڈروں سے بھرا ہے۔ بورخرڈ (Burckhardt) صاحب بیان کرتے ہیں کہ مواب کے احاطے کے اندر اُس نے قریب پچاس شہروں کے کھنڈرات دیکھے ہیں۔ جنمیں سے بعض بہت بڑے شہر تھے ٭

موآب کی قدیم شہروں کا ثبوت ان دنوں میں ایک کتبے سے حاصل ہوا جس سے موآب کی بابت بائبل میں جو بیان پایا جاتا اُسکی بخوبی تصدیق ہوتی ہے۔ یعنے ۱۸۶۸ء میں مواب کے شہر دیبون میں ایک پتھر ملا جسپر مواب کے بادشاہ میسا کی فتحیابی کا بیان پایا جاتا ہے جو اُس نے اسرائیل پر حاصل کی تھی۔ انگریزی میں اِس پتھر کو موآبایٹ سٹون کہتے ہیں جسکی تصویر آکسفورڈ بائبل کے ساتھ شائع کی جاتی ہے ٭

موابیوں کا سب سے بڑا معبود کموس تھا بعض علما گمان کرتے ہیں کہ کموس سورج کی کرن کا دیوتا تھا۔ بائبل میں موابیوں کو کموس کی قوم کہا ہے (گنتی ۲۱/۲۹ یرمیاہ ۴۸/۴۶)۔ موابی پتھر پر کموس مولک نام ایک بادشاہ کا نام پایا جاتا ہے۔ اور اُسی پتھر پر استر کموس نام ایک دوسرے معبود کا نام پایا جاتا ہے۔ موابی لوگ کموس کے سامنے انسان کی قربانی کرتے تھے۔ ۲ سلاطین ۳/۲۷ سے ظاہر ہے کہ مواب کے بادشاہ نے اپنے بڑے بیٹے کو خوشی قربانی کیا۔ سلیمان نے موابیوں کے نفرتی کموس کے لئے ایک اونچا مکان بنایا (۱ سلاطین ۱۱/۷) جو یوسیاہ بادشاہ کے وقت تک قائم رہا اور جسے یوسیاہ نے برباد کیا (۲ سلاطین ۲۳/۱۳) ٭

مواب کی بابت بائبل میں بکثرت پیشینگوئیاں ہیں جنکے پورے ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مواب کیسی بلندی سے گرایا گیا۔ ہم یہاں پر چند پیشینگوئیاں بطور نمونے کے اقتباس کرتے ہیں ٭

"مواب کی بابت رب الافواج اسرائیل کا خدا یوں کہتا ہے۔ ہائے نبو پر کہ وہ ویران ہو گیا۔ قریتیم رسوا ہوا اور لے لیا گیا۔ مسجاب خجل ہو گیا اور حیران ہوا ہے مواب کی تعریف حشبون میں پھر نہ کی جائیگی اُنہوں نے یہ کہکر اُسپر بُرے منصوبے باندھے کہ آؤ ہم اُسے نیست کریں کہ وہ قوم نہ کہلاوے تو بھی اے مدمین کاٹ ڈالا جائیگا۔ تلوار تیرا پیچھا کریگی۔ ... مواب برباد ہوا۔ اُس کے بچے اپنے نوحہ کی آواز سناتے ہیں ...... اور غارتگر ہر ایک شہر پر آویگا اور کوئی شہر نہ بچیگا۔ وادی بھی ویران ہوگی اور میدان اُجاڑ ہو جائیگا۔ جیسا خداوند نے کہا ہے مواب کو پر لگا دو تاکہ وہ پرواز کرے اور چل دے کہ اُس کے شہر اُجاڑ ہوں گے اور اُنمیں کوئی باشندہ نہ رہیگا ...... سو دیکھ وے دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں انقلاب کرنیوالوں کو اُس کے پاس بھیجونگا کہ وے اُسے الٹاویں اور اُس کے ناندوں کو خالی کریں اور اُنکی مشکوں کو توڑ ڈالیں ... اے سب جو اُسکے ارد گرد ہیں اُسپر افسوس کرو اور تم سب جو اُسکے نام سے واقف ہو کہو کہ یہ موٹا عصا اور خوبصورت ڈنڈا کیونکر ٹوٹ گیا۔ اے دیبون کی بیٹی جو وہاں کی باشندہ ہے اپنی شوکت سے تلے اتر اور پیاسی بیٹھ کیونکہ مواب کا غارتگر تجھپر چڑھیگا اور تیرے قلعوں کو توڑیگا ... اور کہ صحرا کی اطراف پر حولان پر اور یہصاہ پر اور میفعت پر اور دیبون پر اور نبو پر اور بیت دبلتائم پر اور قریتائم پر اور بیت جمول پر اور بیت معون پر۔ اور قریوت پر اور بصرہ اور سرزمین مواب کے سارے شہروں پر جو دور ہیں یا نزدیک ہیں سب پر عذاب آیا ...... اے مواب کے باشندو شہر کو چھوڑ دو اور چٹان پر جا بسو۔ اور کبوتر کی مانند ہو جو گہرے غار کے منہ کے کناروں میں آشیانہ بناتا ہے ... خوشی اور شادمانی بھرے بھرے کھیتوں سے اور مواب کی سرزمین سے اُٹھائی گئی۔ اور میں نے ایسا کیا کہ انگور کے کولھوں میں سے مَے باقی نہ رہی۔ اب کوئی للکار کے نہ لتاڑیگا۔ اُنکا للکارنا للکارنا نہ ہوگا ... ... مواب کے سارے گھروں کی چھتوں پر اور اُس کے سب بازاروں میں بڑا ماتم ہوگا۔ کیونکہ میں نے مواب کو اُس برتن کی طرح جو پسند نہ آوے توڑا ہے خداوند کہتا ہے ... ہائے تجھپر اے مواب! کموس کے لوگ ہلاک ہوئے کہ تیرے بیٹوں کو اسیر کر کے لے گئے اور تیری بیٹیاں اسیر ہوئیں۔

دیکھو یرمیاہ ۴۸ — ۳
اور ۳:۴ و ۲۸ و ۹۹ و ۲۱ اور ۱۷ اور ۱۸ اور ۱۲ اور ۲۲ و ۲۲ و ۳۴:۲۲
و ۴۸ اور ۳۲ ۳ و ۳۸ و ۳۶ و ۳۴ ۔ باقی آئندہ

راقم
پادری ۔ بی ۔ بی ۔ رائے
سہارنپور

عزت بیمثال
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سندری نے کہا آپ سب کے سب خوش وخرم ہیں اور گانے اور دعا کرنے میں خوشی سے شریک ہونا چاہتے ہیں اور بہشت کے متعلق گفتگو کرنا پسند کرتے ہیں لیکن میں نہایت ہی مصیبت زدہ اور غمناک ہوں۔ میں وہاں جانا نہیں چاہتی“۔

یہہ سنکر املین کا دل خوشی سے بھر گیا۔ اُس نے جو سندری کے حق میں بہت سی دعائیں کی تھیں اُنکی اجابت کے نشان نظر آنے لگے۔ یہہ اس امر کا پہلا نشان تھا کہ سندری کے دل میں روشنی کی ایک کرن نے دخل پایا۔

اُس نے بڑے پیار سے کہا ”سندری اگر ہم خوش ہیں تو اس کا باعث فقط یہہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے ہمیں خوشی عنایت کی ہے اور اگر ہم آسمان پر جانے کے خیال سے شادمان ہیں تو یہہ صرف اس لئے ہے کہ ہمارا خداوند وہاں ہے۔ جب آپ اُس سے بخوبی رفاقت حاصل کرینگی اور اُس کے عرفان میں ترقی کرینگی تو آپ بھی جہاں وہ ہے وہاں جانے کی مشتاق ہونگی“۔

سندری نے اور بھی شکستہ دلی سے کہا ”لیکن میں تو اُسے جانتی نہیں اور یہہ بھی نہیں سمجھتی کہ اُسکا عرفان کسطرح حاصل کروں۔ وہ تو بہت ہی دور معلوم ہوتا ہے“۔

اِس پر املین نے کہا ”میں خیال کرتی ہوں کہ ہم خداوند یسوع مسیح سے بہت کچھ اُسی طرح واقفیت حاصل کرتے ہیں جسطرح ہم آپس میں ایک دوسرے سے آشنائی حاصل کرتے ہیں۔ جب میں پہلے دن آئی تھی تو آپ مجھے بالکل نہیں جانتی تھیں۔ چنانچہ آپ شرماتی رہیں اور کچھ زیادہ گفتگو نہوئی۔ لیکن جب سے میں باقاعدہ آنے لگی ہوں ہمنے ایک دوسرے کو زیادہ جانا پہچانا ہے اور آپ جب مجھے اپنی تمام رنج و راحت کی باتیں بتاتی ہیں اور مجھسے بالکل نہیں شرماتیں۔ ہم کبھی خداوند یسوع مسیح سے واقفیت حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم اُس سے ملاقات نہ کریں اور ہماری باہم گفتگو نہ ہو۔ وہ فرماتا ہے کہ ”میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے پہچانتی ہیں لیکن بھیڑ کو چاہیئے کہ شبان کے پاس رہے“۔

سندری نے پھر بڑی درد انگیز آواز سے کہا ”لیکن آپ تو سب کے سب بہت نیک ہیں اور میں بہت ہی بُری ہوں“۔

املین نے مسکرا کر کہا ”یہی تو خاص سبب ہے کہ تمہیں خداوند یسوع مسیح کی ضرورت ہے۔ اگر ہم سب کے سب بُرے نہوتے تو کچھ ضرورت نہ تھی کہ وہ ہمیں بچانے کے لئے آتا۔ فرشتہ نے کہا تھا کہ ”تو اُس کا نام یسوع رکھیگی کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے بچائیگا“۔ وہ آپ کو بھی آپکی تلخ مزاجی اور تمام دلی بُرائی سے نجات دے سکتا ہے۔ کیونکہ اسی خاص غرض سے وہ آسمان چھوڑ کر زمین پر آیا اور مصلوب ہوا۔ اگر دنیا میں گنہگار نہوتے تو نجات دہندہ کی کچھ ضرورت نہوتی۔ وہ فرماتا ہے کہ جو میرے پاس آتا ہے میں اُسے ہرگز نکال نہ دونگا۔ کیا ہم اُس سے ابھی منت نہ کریں کہ آپ کے دل کو گناہ سے خالی کرے اور خود آکر اُس میں سکونت پذیر ہو“؟

پس اُن دونوں نے گھٹنے ٹیک کر دعا کرنی شروع کی اور وہ جو غمزدہ تائب سے کبھی دور نہیں ہوتا اُنکی دعا سننے کے لئے حاضر تھا۔ سندری جو اس سے پہلے خداوند کو اپنے آپ سے بہت دور خیال کرتی تھی اب آسے بالکل اپنے پاس محسوس کرنے لگی اور وہ بوجھ جس کے نیچے وہ چور ہوئی جاتی تھی اُس پر سے اُٹھا لیا گیا۔

نیک چوپان نے اپنی ایک اور کھوئی ہوئی بھیڑ پائی اور خدا کے فرشتگان میں ایک اور گنہگار کے تائب ہونے سے بہت شادمانی ہوئی۔ باقی آئندہ

مراسلات

ذنوب محمدیہ
(از قلم پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس)

(۱) جاننا چاہیئے کہ قرآن کے مطابق اگر خدا نے انسان کو کمزور پیدا کیا ہو تو انسان کی فطرت کی کمزوری کو کمزوری نہیں کہہ سکتے اور نہ اُس کے فعل فعل بد ہو سکتے ہیں اور نہ اُن کا تدارک درکار ہے۔ کیونکہ یہہ فطرتی کمزوری تو صریحاً منشاء الہٰی ہے۔ اور اصول اسلامیہ بھی اس کے مساوی کہے جاتے ہیں۔

(۲) یہہ انسانی فطرت کی کمزوری فقط نبیوں ہی میں نہیں بلکہ کل نوع انسان میں بتلائی گئی ہے۔ آیت منقولہ میں نوع انسان کا صریحاً ذکر ہے اور نبی بسبب انسان ہونے کے اُس فطرتی کمزوری کے حصہ دار تھے۔ لہٰذا فطرتی کمزوری کی وجہ سے صرف نبیوں ہی کو نہیں بلکہ کل بنی آدم کو معصوم کہنا چاہیئے اور جس جس نے گناہ کیا اُسکو گنہگار جاننا چاہیئے خواہ نبی ہو خواہ کوئی اور۔

(۳) یہ فطرتی کمزوری ایک حالت ہے۔ اور خدا نے

انسان کو کمزور حالت میں پیدا کیا ہو لہٰذا انسان اسکے دفعیہ کے لئے کیوں معافی مانگے اور کس سے مانگے؟ یہہ کمزوری تو منشاء الٰہی ہو اور اُسکو دور کرنے کے لئے دعا کرنا منشاء الٰہی کے خلاف ہوگا۔ پس اگر مرزاجی والی انسانی کمزوری کا اشارہ قرآن والی انسانی فطرتی ناتوانی کی طرف ہو تب تو مرزاجی کی چال درست نہیں اور محمد صاحب کی معافی غلط تھی؛

(۴) اس موقعہ پر یہہ جتا دینا مناسب ہو کہ قرآن کی یہہ تعلیم بائبل کی تعلیم کے مطابق نہیں ہے بائبل کا یہہ اظہار ہو کہ "خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا" (پیدائش ۱: ۲۷) "خدا نے انسان کو راست بنایا پر اُنہوں نے بہت سی بندشیں تجویز کر کے باندھیں" (واعظ ۷: ۲۹) اُن بندشوں میں سے ایک بات یہہ معلوم ہوتی ہو کہ "خدا نے انسان کو ضعیف بنایا"۔ بائبل کے بیان سے یہہ حاصل ہو کہ انسان نے گناہ کر کے اپنے آپ کو ضعیف بنا لیا کہ نیکی کرنے کی قابلیت اس میں نہ رہی۔ مگر خدا نے اُسکو پاک اور راست فطرت دی تھی۔ پس اگر محمد صاحب اس گری ہوئی کمزور فطرت کے لئے دعا کرتے تھے کہ بحال ہو جائے تب تو اچھا کرتے تھے اور اس سے یہہ بات قائم ہوگی کہ آپ کو اپنی فطرت انسانی ذنب کے سبب سے کمزور محسوس ہوتی تھی؛

۲۔ ذنوب محمد بقول مرزا غلام احمد

مرزاجی لکھتے ہیں کہ "لفظ ذنب کا اطلاق انسانی فطرت کی کمزوری پر بھی ہوتا ہو" (ابطال مرزا صفحہ ۳۶) مگر آپ نے محمد صاحب کی انسانی فطرت کی کمزوری کی کوئی مثال نہیں دی جسکو دور کرنے اور جس سے محفوظ رکھے جانے کے لئے وہ دعا کیا کرتے اور صرف گول مول بات بنائی ہو۔ جاننا چاہئے کہ محمد صاحب کی یتیمی اور لڑکپن کی غریبی اور ناخواندہ ہونا تو انسانی ذات کی کمزوریاں نہیں ہو سکتی تھیں۔ ایسی حالت دنیا میں اور ہزاروں کی ہوتی ہو۔ اور یہہ صرف بیرونی حالات کی تبدیلیوں کا اثر یا دباؤ تھا جسکے دور ہو جانے سے خوشحالی ہو جاتی ہو۔ چنانچہ محمد صاحب بھی ابو طالب کی ہمدردی اور مہربانی سے اچھی حالت میں ہو گئے تھے اور اُس نے آپکی شادی خدیجہ نام ایک مالدار بیوہ سے کرا دی تھی اور اس بندوبست سے آپ مکہ کے دولتمندوں کے برابر ہو گئے تھے۔ مگر ذنوب کی مغفرت کی کے لئے دعائیں تو بعد شروع رسالت کے کی گئی تھیں۔ اور بقول مرزا صاحب انسانی ذات کی کمزوریوں کیواسطے کی گئی تھیں۔ علاوہ اس مذکورہ حالت کے یہہ بھی خیال رہے کہ محمد صاحب اپنے انسانی وجود میں صاحب حوصلہ اور جنگی مرد اور بہت عورتوں پر قادر آدمی تھے۔ آپکی انسانی ذات کی یہہ سب خوبیاں قرآن میں ملتی ہیں۔ پھر وہ کمزوری کیا تھی جسکو ذنب یعنے گناہ جانکے بخشش مانگا کرتے تھے؟ محمد صاحب اپنی بابت قرآن میں ایک خاص بات کا ذکر کرتے ہیں جسکو آپکی انسانی کمزوری کہا جا سکتا ہو اور وہ یہہ ہو کہ آپ شیطان کے اور جادو کے مغلوب تھے اور اُن کے اثر سے ڈرتے اور پناہ مانگا کرتے تھے چنانچہ سورہ الاعراف ع ۲۲۔ آیت ۲۰۰ میں ہو۔ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ یعنے اور اگر وسوسہ ڈالے تجھکو شیطان کی طرف سے وسوسہ ڈالنے والا پس پناہ پکڑ اللہ کی۔ پھر سورہ الفلق اور سورہ الناس (قرآن کی آخری سورتیں) میں ہو۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ یعنے پناہ پکڑتا ہوں میں صبح کے پروردگار کی۔ برائی پھونکنے والیوں کی سے گرہوں کے اور برائی حسد کرنیوالے کی سے جب حسد کرے۔ ظاہر ہو کہ اس کمزوری کیلئے استغفار نہیں کرتے تھے خدا کی پناہ مانگا کرتے تھے لہٰذا استغفارِ ذنوب سے اس کمزوری کو مُراد لینا چاہئے یہہ کمزوری البتّہ اندیشہ ناک تھی اور مقتضی ہو کہ لوگ محمد صاحب کے بارے میں بڑے محتاط ہوویں۔ مگر خیر اس کمزوری کو جانے دو۔ کیونکہ؛

انسانی فطرت کی کمزوری کو ہم مسیحی بھی مانتے ہیں۔ اور مرزاجی اپنے اس قول سے کہ "لفظ ذنب کا اطلاق انسانی فطرت کی کمزوری پر بھی ہوتا ہو" مسیحی تعلیم کو قبول کرتے ہیں کہ انسان نسلاً بھی گنہگار ہے اور محمد صاحب اس صیغہ سے باہر نہیں ہیں یعنے نسلاً گنہگار ٹھہرتے ہیں۔ انسان کی فطرتی کمزوری سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو کہ گناہ کے سبب انسان بذاتہٖ کمزور اور لاچار ہو گیا ہو۔ گناہ کا ایسا تسلّط ہو کہ اُسکی فطرت ہی گناہ آلودہ ہو گئی ہو۔ اور اُس کے بُرے نتیجوں سے محفوظ رہنے کے لئے روح القدس کی مدد مانگنا بہت ہی ضروری امر ہے۔ انسان کی یہہ کمزور فطرت اُس کے اعمال گناہوں کا موجب ہوتی ہو۔ مشاہدے سے اور بائبل سے یہہ حقیقت ظاہر ہے۔ "خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُنکے دل کے تصور اور خیال روز بروز محض بد ہی ہوتے ہیں" (پیدائش ۶: ۵)۔ "انسان کون ہو کہ پاک ہو سکے؟ اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا ہو کہ صادق ٹھہرے؟" (ایوب ۱۵: ۱۴) "دیکھ میں نے بُرائی میں صورت پکڑی اور گناہ کے ساتھ میری ماں نے مجھے پیٹ میں لیا" (زبور ۵۱: ۵) "میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں" (رومیوں ۷: ۱۸)۔ "ان میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی گذارتے اور جسم اور عقل کے ارادے پورے کرتے تھے اور دوسروں کی مانند طبعی طور پر غضب کے ماتحت تھے" (افسیوں ۲: ۳)۔ انسان کی فطرتی کمزوری یہہ ہو۔ اور اُس کا نتیجہ یہہ ہے کہ (۱) نیک کام

مجھ سے بن نہیں پڑتے" (روم ۷: ۱۸)- اور (۲) یہہ کہ طبعی طور پر غضب کے ماتحت ہیں"- گناہ انسان میں ایک عادت یا طبیعت ثانی ہوگیا ہو اور وہ خود اسکو بدل نہیں سکتا- اور یہہ ناقابلیت ایک فطرتی ناقابلیت کے ساتھ تشبیہہ دی گئی ہو- دیکھو یرمیاہ ۱۳: ۲۳- پس اگر مرزا صاحب اپنے قول پر قائم ہیں کہ محمد صاحب میں ذنب یعنے انسانی فطرت کی کمزوری تھی تو انسانی فطرت کی کمزوری یہہ ہو جو ہمنے بائبل سے ثابت کی ہو اور اس سے محمد صاحب کا مثل دیگر آدمیوں کے نسلًا یا فطرۃً مذنب ہونا ثابت ہو- اور محمد صاحب کا مغفرت مانگنا ظاہر کرتا ہو کہ آپ اپنی اس طبعی کمزور حالت کو خوب محسوس کرتے تھے اور ہم مانتے ہیں کہ اچھا کرتے بشرطیکہ توبہ کے لائق پھل لاتے رہے تھے ؛

المحاکمہ بین الفریقین

نمبر ۲ دوم

ماڈیر شوکت!! ہمارا اعتقاد ہو کہ خدا واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہو- کیونکہ جو بھی کہا کر واحدانیت کا منکر ہو وہ مسیحی نہیں کافر بلکہ اکفر ہے- جناب باری تقدس و تعالٰے نے الکتاب میں اپنی واحدانیت پر آپ شہادت دی ہے- چنانچہ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں اول اور میں آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں یسعیاہ ۴۴: ۶- سن اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے- استثنا ۶: ۴- خدا ایک ہے اس کے سوا کوئی اور نہیں- مرقس ۱۲: ۳۲- اے اسرائیل سن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے مرقس ۱۲: ۲۹- اکیلا سچا خدا- یوحنا ۱۷: ۳- کوئی خدا نہیں مگر ایک- اقرنتیوں ۸: ۴- ہمارا ایک خدا ہو اقرنتیوں ۸: ۶ وغیرہ وغیرہ وغیرہ ؛

مذکورۂ بالا آیات سے صریحًا ظاہر ہو- کہ اصول وحدانیت مسیحی تعلیم ہو- اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم الہٰی وحدانیت سے جو مراد ہو اسکو بخوبی ذہن نشین کرلیں جس مراد سے کہ وحدانیت کی نسبت محدود اشیاء ہوتی ہو- اس مراد سے صفت وحدانیت خدا پر عاید نہیں ہوسکتی- قیاس واحدانیت غیر مرکبہ یا مفردہ قیاس ہے- صفت واحدانیت کا لگاؤ جبکہ جسمانی لوازمات سے ہوتا ہو- تو اس میں قیاس نسبت کا تصور ہوتا ہو یعنی عدد کا لحاظ کرنا پڑتا ہو- مثلًا جب انسان کا لفظ بولا جاتا ہو- تو مجبورًا اس نوع کا قیاس آتا ہو- جسمیں سے وہ ایک محدود شخص ہو- الہٰی واحدانیت سے یہہ مراد ہرگز لی نہیں جاسکتی- وہ اپنی نوع کے لحاظ سے ایک یا واحد نہیں ہو- بلکہ یوں کہنا بجا ہوگا- کہ وہی محض مطلق خدا ہے- یعنی جو کچھ الوہیت سے تعلق رکھتا ہو- وہ محض مطلق خدا ہی پر ختم ہو ؛

جب یہہ کہا جاتا ہو- کہ خدا ایک یا واحد ہو تو یہہ مراد لی جاتی ہو- کہ خدا ذات مطلق رکھتا ہے- اور وہ جملۂ علت و معلول وہی سبب مطلق ہو- اور وہی واجب الوجود ہو- اہل اسلام جب خدا کی وحدانیت کی تعلیم دیتے ہیں- تو ان کے عقیدے میں خدا کا واحد ہونا بلحاظ عدد ہے- لیکن یہہ انجیل مقدس کی تعلیم نہیں ہے- ہم محض یہہ کہتے ہیں کہ خدا ہمہ دان ہو وہی ذات مطلق اور سبب مطلق اور واجب الوجود ہو- جبکہ ہم نے اس امر کو تصدیق کیا ہو- کہ خدا محض مطلق ایک ہو- تو تثلیث کا خدا سے کیا تعلق ہو؟

واضح ہو کہ وہ خدا جسکی واحدانیت کے ہم قائل ہیں اسمیں تین اقانیم ہیں- یعنی باپ- بیٹا- روح القدس اور یہہ تینوں ایک خدا ہیں- یعنی ذات مطلق میں وہ ایک ہیں- اور یہہ تینوں اقانیم ازلی و ابدی ہیں- اور ایک کا دوسرے سے انفکاک محال ہو ؛

اس کے واجب الوجود ہونے میں سات چیزیں ضروری ہیں ؛

اوّل خدا کی ذات واحد جسم اور مرکب جوہروں سے نہیں ہے- جسم دو چیزوں یعنی مادہ اور صورت سے مرکب ہو- مادہ کے جمع ہوجانے سے صورت بن جاتی ہو- جسکا دوسرا نام صورت طبعی بھی ہو- صورت کو مادہ سے تعلق ہو- مادہ ہوگا تو صورت ہوگی- اگر مادہ نہو گا تو صورت نہوگی- اسکو یوں بھی کہہ سکتے ہیں- کہ جسم جوہروں سے مرکب ہے- اور جب جسم جوہروں سے مرکب ہو تو متغیر ہے- لیکن خدا کی ذات واحد جسمیں تین وجود یا تین اقنوم ہیں نہ جسم ہے نہ جسمانی ؛

دوم خدا کی ذات واحد عرض نہیں ہے- کیونکہ کسی جسم سے قائم نہیں ہے نہ کسی محل میں حلول کئے ہوئے ہو- یقینًا سب جسم مخلوق ہیں- اور انکا حادث ازلی ہو- جسکی ذات واحد میں گو تین وجود غیر منفک ہیں- مگر وہ عرض نہیں ؛

سوم خدا کی ذات واحد ازلی ہے- ازل اُسے کہتے ہیں کہ زمانہ کے خط مستقیم سے اوپر ہو- اور جسکی انتہا نہو- خدا اپنی ذات واحد میں جسمیں تین اقنوم یا تین وجود غیر منفک ہیں قدیم اور ازلی ہے- اور کل موجودات سے پہلے ہے- اس کی دلیل یہہ ہے- کہ اگر خدائے واحد قدیم نہو بلکہ حادث ہو- تو وہ بھی کسی حادث کرنیوالے کا محتاج ہوگا اور اس سے تسلسل بے نہایت ہوگا اور جو شئے متسلسل ہوتی ہے حاصل نہیں ہوتی- لاریب تسلسل کا سلسلہ ایک محدث پر ختم ہوگا- اور وہ قدیم اور ازلی ہوگا- ہمارے اعتقاد میں خدا کی ذات واحد ازلی اور ابدی ہے اور غیر منفک اور اقانیم بھی ازلی اور ابدی ہیں ؛

چہارم خدا جسکی ذات واحد میں تین وجود یا تین اقنوم یا تین شانیں ہیں ابدی ہو- ہم نے وجود کے مقابلہ میں مرادف الفاظ لکھے ہیں- جن سے ہمارا

مقصد یہہ ہے۔ کہ جو چاہیں نام رکھیں۔ انجیل مقدس میں وہ باپ بیٹے اور روح القدس سے موسوم ہے مگر خدا کے واحد ابدی ہے۔ ابد سے مراد یہہ ہے۔ کہ زمانہ آئندہ کی طرف کتنے ہی دور چلے جائیں اُسکو انتہا نہوگی موجودات کو انتہا ہے مگر ابد کو انتہا نہیں۔ پس وہ ابدی ہے۔ تو اُسکے وجود کا انجام نہیں ہو سکتا۔ وہی اوّل ہے اور وہی آخر ہے جبکہ اُسکا قدیم اور ازلی ہونا ثابت ہوگیا تو اُس کا معدوم ہونا محال ہے۔ اُس کے معدوم نہونے کی دلیل یہہ ہے۔ کہ ہم نے کوئی شے ایسی نہیں دیکھی کہ از خود موجود یعنی پیدا ہوئی ہو۔ اور بعد معدوم بھی ہوئی ہو۔ ہم نے جتنی چیزیں دیکھی ہیں۔ اسباب کے جمع ہونے پر پیدا ہوتے ہوئے اور اسباب ہی کے جمع ہونے پر معدوم ہوتے ہوئے دیکھی ہیں۔ خواہ سبب ایک ہو یا زیادہ ہوں۔ مگر کوئی چیز بدون سبب کے نہ پیدا ہوگی نہ فنا ہوگی۔ وہی شے مقابل شے کو معدوم کرتی ہے۔ جو **بالقوت قوی** ہو۔ خدائے واحد کے مقابلہ میں کوئی قوی شے نہیں ہے۔ خدا قوی تر اور اولیٰ ہے ؛

خدا کی ذات میں جو کہ واحد ہے تین وجود ہیں جنکو کتاب المقدس میں باپ بیٹے اور روح القدس سے تعبیر کیا ہے۔ اور وہ آیات اتنی صاف اور روشن ہیں کہ انمیں تاویل کی گنجایش نہیں۔ تثلیث (وجود ثلاثہ) میں نسبتی تعلق جسکو فلاسفہ کی اصطلاح میں **تضائف** کہتے ہیں نہیں ہے۔ جیسے دو بھائیوں اور باپ اور بیٹے میں نسبت ہوتی ہے۔ مگر تثلیث ذات واحد میں تین وجودوں میں نسبتی تعلق نہیں ہے۔ جب نسبتی تعلق ہوگا۔ تو ممکن ہے۔ کہ ایک دوسرے سے قوی ہو اور جو قوی ہوگا اختلاف ہونے پہ کمزور کو معدوم کریگا خواہ اس کا مقابلہ عقلی ہو یا جسمانی۔ تثلیث میں نسبتی تعلق نہیں ہے۔ پس ایک دوسرے سے قوی اور بالا بھی نہیں ہے۔ جب ان کے ازلی اقتضا میں ازلی وحدت اور یگانگت ثابت ہے۔ اور ایک دوسرے کے مقابل نہیں ہیں تو محال ہے۔ کہ ایک کو دوسرا معدوم کرے۔ پس جب وہ معدوم ثابت نہ ہوئے تو وہ ابدی ہیں ؛

پنجم ذات واحد میں ایسے تین وجودوں کا جوہر ایک بجائے خود مستقل ہے۔ اور ایک کو دوسرے کے ساتھ ازلی غیر منفک تعلق ہے۔ اسمیں کچھ نہیں۔ خدا واحد ہے۔ اس کا شریک اور اس کا مقابل کوئی نہیں ہے ؛

ششم خدائے واحد علم۔ ارادہ۔ قدرت۔ محبت اور خالق کے ساتھ موصوف ہے۔ اور یہہ صفات اعراض پر محال ہیں۔ یہہ صفات اُسی کی ذات واحد کے لئے ہیں۔ کیونکہ وہ خود بخود قایم اور اپنی ذات سے مستعمل ہے ؛

ان جمیع دلائل سے یہہ نتیجہ برآمد ہوا۔ کہ خدائے واحد اپنی ذات اور اپنی صفات سے آپ قائم ہے۔ نہ جوہر ہے نہ جسم۔ اور نہ عرض ہے۔ اور کل عالم جوہر جسم اور عرض ہے۔ اب یہہ کہنا چاہئے کہ خالق مخلوق کے مشابہ نہیں ہے۔ اور جتنے اجسام اور اعراض ہیں وہ اُسکی صنعت میں سے ہیں ؛

ہفتم جب ہم خدا کی ذات واحد میں باپ بیٹا اور روح القدس کا نشان بتاتے ہیں۔ تو تقدم وتاخر یا قبلیت و بعدیت کا اطلاق فی الذہن یا فی الخارج ہوتا ہے۔ ہم نے کوئی ایسا بیٹا نہیں دیکھا۔ جسکا باپ نہو۔ باپ پہلے ہوگا اور بیٹا بعد۔ بائبل مقدس میں خدا کی ذات واحد میں وجود ثلاثہ کو باپ بیٹے اور روح القدس سے تعبیر کیا ہے۔ یہہ معمولی الفاظ ہیں۔ جیسے کہ معبود و اللہ عربی میں معمولی لفظ ہیں۔ کیونکہ معبودان باطل پر بھی ان لفظوں کا اطلاق ہوتا ہے۔ مگر معبود اور اللہ سے یہہ مقصد نہیں ہے جو بت پرستان عرب کا تھا۔ ہمارا باپ اور ہمارا بیٹا جسم جوہر اور عرض ہیں۔ اور جسم اور جوہر میں تقدم و تاخر ہوتا ہے۔ ذات باری میں تینوں وجود نہ جسم ہیں نہ جوہر ہیں۔ پس انہیں تقدم و تاخر نہ فی الذہن ہے نہ فی الخارج — نہ امتدادی یعنی زمانی ہے کیونکہ انہیں تقدم و تاخر امتدادی بھی ہوگا۔ تو بیچ میں علت و معلول کا تعلق ہوگا۔ اور علت پہلے ہوگی اور معلول مابعد۔ پس خدا کی ذات واحد کے وجود ثلاثہ جو غیر انفکاک اور ازلی و ابدی ہیں علت و معلول نہیں ہیں ؛

فی الجملہ مسیحیوں کے ایمان میں خدا واحد ہے نہ وہ کسی کا شریک ہے نہ کوئی اُسکا شریک ہے۔ وہ ازلی و ابدی ہے وہ غیر متغیر اور غیر متناہی ہے۔ نہ وہ کسی چیز سے مرکب ہے۔ وہ زمانہ کی حد سے پرے ہے۔ وہ متغیر نہیں ہے۔ نہ وہ جسم ہے نہ جسمانی ہے۔ وہ جمیع ممکنات پر قادر ہے۔ وہ عالم اور محیط جمیع معلومات ہے ؛

مائی ڈیر شوکت!!! اب ذرا آپ ہی فرمائیے کہ خدائے واحد کی نسبت اہل اسلام اور مسیحیوں کے اعتقاد میں کیا فرق ہے؟ اس سے آپ کو ہرگز انکار نہوگا کہ ان تمام حقائق کو جنکا بیان ابھی ہم نے کیا ہے اہل اسلام اور مسیحی دونو مانتے ہیں جن حقائق کو اہل اسلام مانتے ہیں۔ اُن حقائق کو مسیحی بھی مانتے ہیں۔ اور جن حقائق کو مسیحی مانتے ہیں اُن حقائق کو اہل اسلام بھی مانتے ہیں ؛

اہل اسلام اور مسیحیوں کے خدائے واحد کے عقیدہ میں فرق ہے تو صرف اتنا ہی ہے۔ کہ مسیحی **الکتاب** کی بناپر کہتے ہیں کہ ذات واحد یعنی خدا کی ذات واحد میں تین **شانیں** ہیں۔ اور یہہ تینوں غیر متغیر اور ازلی ہیں۔ اور یہہ کہ انپر تقدم اور تاخر کا اطلاق بھی فی الذہن یا فی الخارج نہیں ہو سکتا۔ اہل اسلام کے بعض علماء کے اعتقاد میں خدا کی ذات خدا کی صفات سے الگ نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح مسیحیوں کے اعتقاد میں یہہ تینوں شانیں بھی ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتیں۔ مسیحیوں کے اعتقاد میں شان جمیع کا نام ذات باری یا اُسکی وحدانیت ہے۔ اس سے انکار نہیں

کیا جا سکتا۔ کہ ان تینوں شانوں میں ازلی امتیاز ہے اور ان تینوں ازلی شانوں کو انجیل مقدس میں باپ بیٹا اور روح القدس کے نام سے تعبیر کیا ہے

میرے عزیز مخزن شوکت!!! اگر آپ تثلیث کے عقیدہ کو جسکا خلاصہ صدر میں لکھا ہے بلا تعصب اور بغور ملاحظہ فرمائینگے۔ تو یقین کامل ہے۔ کہ آپ پھر کبھی مسیحیوں پر تین خدا ماننے کا الزام نہ لگائینگے۔ ذات واحد میں ازلی شانیں جدا بات ہے۔ اور تین خدا دوسری بات ہے۔ نہ شان اول جسے اقنوم اول سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں خدا ہے نہ شان دوم نہ شان سوم خدا ہے۔ نہ انمیں سے ایک شان کی عبادت جائز ہے اب اس عبارت کو بدل دیجئے۔ اور یوں پڑھئے کہ نہ شان اول جسم ہے۔ نہ شان دوم جسم ہے نہ شان سوم جسم ہے۔ جسم کی عبادت کرنا بت پرستی اور گناہ اور گمراہی ہے پس مسیحیوں کے الفاظ مقصد اور عقیدے کو بدلکر خدا کو کھاتا پیتا تھکتا اور سوتا بتانا اور نعوذ باللہ کا سلسلہ پیش کرنا شل بت پرستوں کے حق بات پر پردہ ڈالنے کے لئے مناظرے کی صورت کو بدلنا ہے۔ مناظرے اور مباحثہ کا ایسے نفرت انگیز سلسلہ سے نہ کسی بات کا تصفیہ ہوگا نہ حق بات ظاہر ہوگی ؛؛

باقی تیسری نمبر میں

راقم

ثالث بالخیر

اطلاع

مجھے اخبار کرسچن ہیرالڈ اینڈ سائنس آف آور ٹائمیس کے جون اور جولائی کے نمبر مل گئے ہیں اب کوئی صاحب نہ بھیجیں ؛

راقم

بیلی پرشاد صدر سیالکوٹ

کرسچن اینڈیوور

اگست ۱۔ یعقوب کا رہنما۔ پیدائش ۲۸: ۱۰۔۱۵

" ۲۔ اسرائیل کا رہنما۔ خروج ۱۳: ۱۷۔۲۲

" ۳۔ رہنمائی کرنے والا فرشتہ خروج ۲۳: ۲۰۔۲۳

" ۴۔ داؤد کا رہنما زبور ۲۵: ۸۔۱۲

" ۵۔ پولس کا رہنما رومیوں ۱: ۷۔۱۳

" ۶۔ ہمارا رہنما یوحنا ۱۴: ۵ و ۶

" ۷۔ اتوار خدا کا ہماری زندگی کی ہدایت کرنا۔ ا تواریخ ۲۹: ۱۰۔۱۲۔ لوقا ۱۲: ۱۔۷ ؛

یہ جلسہ تقدیس کا مضمون ہے۔ ہر ممبر کو آج اپنے تجربہ کی باتیں بیان کرنی چاہئیں۔ رہنمائی کے مضمون میں چار باتیں ہیں۔ اول رہنما کی ضرورت۔ ہم ایسے کمزور ہیں کہ اکیلے کھڑے نہیں رہ سکتے۔ سب سے مضبوط بھی وہ نہیں ہے جو بغیر خدا کی مدد کے قائم رہ سکتا ہے بلکہ وہی ہے جو جانتا ہے کہ اگر خدا میرا ہاتھ نہ پکڑے تو مجھے قائم رہنے کی مطلقاً طاقت ہی نہیں۔ ہم خود اگر تجربہ کی بابت سوچیں تو مان لینگے کہ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ہم اپنی طاقت پر جب بھروسہ رکھنے لگے تو فوراً گر پڑے پطرس کے پانی پر چلنے کی بات کو یاد رکھنا چاہئے چلنے تو لگا تھا۔ اور اگر مسیح پر توکل کرتا تو مسیح کے پاس پہنچ بھی جاتا۔ لیکن چاروں طرف نگاہ کرنے لگا اور ڈوبنے لگا۔ خدا اگر ہماری رہنمائی نہ کرے ہم فوراً بے راہ ہو جائینگے اور پتہ بھی نہیں ملیگا کہ کس طرف چلنا ہے اور کس طرف نہیں دوم۔ رہنمائی کرنے کا وعدہ۔ مسیح نے کہا کہ دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہونگا۔ یہ نہیں کہ کوئی کتاب یا کاغذ ہمارے ہاتھ دیکر ہمیں چھوڑ دیگا۔ خود ہمارے ساتھ رہیگا۔ خود رہنمائی کریگا اپنی روح کے ذریعہ سے ساری ضروری باتوں کا پتہ دیگا۔ اس نے یہہ بھی کہا کہ جب وہ یعنی حق کی روح آئیگی وہ تمہیں تمام حق کی راہ بتائیگی۔ خدا چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی خبر رکھتا ہے۔ ہمارے سر کے سب بال گنے ہوئے ہیں۔ ایک چڑیا بھی بغیر خدا کے حکم کے نہیں گرتی۔ وہ ہمارا بیٹھنا ہمارا اٹھنا ہمارے کام ہمارے خیال سب بخوبی جانتا ہے۔ بات بات میں ہدایت کر سکتا ہے علاوہ ازیں نہیں چاہئے کہ محبت اس کے دل میں اسوقت تھی جب اسنے ہمارے خداوند کو دنیا کے کفارے ہونیکے واسطے دے دیا وہی محبت اب اس کے دل میں ہے پس شک نہیں لانا چاہئے کہ وہ رات دن رہنمائی کرنے کو تیار ہے مبادا ہم بھٹک کر کسی خطرے میں پڑ جائیں۔ سوم رہنمائی پانے کی شرط۔ یہہ کوئی نہ خیال کرے کہ رہنمائی یونہیں ہو سکتی ہے۔ امثال ۳: ۵ و ۶ میں یہہ شرط بڑی صفائی سے بیان کی گئی ہے اپنے سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنی سمجھ پر تکیہ مت کر اپنی ساری راہوں میں اسکا اقرار کر اور وہ تیری رہنمائی کریگا ہمیشہ رہنمائی پانے کی ایک شرط وفاداری ہے۔ اگر کوئی دعا مانگے کہ اے خدا میری رہنمائی کر اور دعا مانگکر خدا کی مرضی پر چلنے کی دل و جان سے کوشش نہ کرے تو کیا امید رکھ سکتا ہے کہ دعا منظور ہوگی رہنمائی پانے کی شرط پر بہت غور کرنا لازم ہے۔ بہت سے اس شرط کو بھول جا کر بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔ چہارم رہنمائی کا نتیجہ۔ کیا ہم ساری غلطیوں سے بچ سکتے ہیں ؟ کیا ہماری ایسی حالت ہو سکتی ہے کہ تمام غلط فہمی نا سمجھی غلط فیصلوں سے بچے رہینگے۔ میرے خیال میں اس دنیا میں یہہ حال نہیں ہو سکتا۔ یہہ تو کمالیت کا درجہ ہے۔ بہشت میں یہہ حال ہو جائیگا۔ پر ہاں ایک بات میں جانتا ہوں کہ ان شخصوں میں جو انسان پر بھروسہ رکھتے ہیں یا اپنی عقل پر تکیہ کرتے ہیں اور ان میں جنکا توکل خدا پر ہے آسمان زمین کا فرق ہے اگر ہم خدا سے رہنمائی پائیں ہم ہزار ہا گناہوں اور غلطیوں اور بیوقوفیوں سے بچینگے اور روز ترقی کرینگے۔ روز نئی باتیں سیکھینگے۔ خدا کی مرضی روز بروز زیادہ پیاری معلوم ہوگی۔ یرمیاہ ۱۰: ۱۷۔۲۸ کو بغور سے پڑھو ؛؛؛ خط و کتابت پادری جی۔ ٹی۔ گرمیم بیلی وزیر آباد سے کرنی چاہئے ؛



واقعات اور رائیں

انڈین کونسل بل - اس وقت پارلیمنٹ کے روبرو انڈین کونسل بل پیش ہے ترمیم صرف اسقدر چاہی گئی ہے کہ بجائے ۵ ممبران کونسل انتظامی کے چھہ ممبران کونسل گورنر جنرل میں ہوں چھٹا ممبر صیغہ ریلوے وغیرہ کا ہوگا مسٹر براڈرک صاحب کو امید تھی کہ بلا مخالفت یہہ بل پاس ہوجائیگا مگر ممبران نے اس موقع کو غنیمت پاکر مباحثہ کیا اور اشارہ کیا کہ ہندوستانیوں کو زیادہ حقوق دیئے جائیں مسٹر شوان کے ہم مشکور ہیں کہ اُنہوں نے بحث چھیڑی کہ چھٹا ممبر باشندہ ہند ہو مسٹر براڈرک نے جواب میں فرمایا کہ اہل ہند کے تقرر کا کوئی امر مانع نہیں ہے اور یہہ کہ ہندوستانی ممبر انتظامی کونسل حضور والیسرائے بلاشک ہوسکتا ہے مگر شکل تو عملدرآمد ہے - کیا مسٹر براڈرک صاحب کے بیان سے ہم یہہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند ملک کی یہہ خواہش عنقریب پوری کرے گی کہ کسی ہندوستانی کو انتظامی کونسل کا ممبر نامزد کرے ۔

خوش قسمت لارڈ کرزن - ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ انسان کے گھر میں دولت عورت کی قسمت سے آتی ہے اور ۵ لڑکیوں سے جب زیادہ ہوتی ہیں تو باپ بہت خوش قسمت سمجھا جاتا ہے - یہہ عقیدہ لارڈ کرزن صاحب کے بارہ میں تو بالکل صحیح ثابت ہوا - قبل اپنی شادی کے لارڈ موصوف معمولی اہل لیاقت تھے جب سے آپ کی معزز خاتون نے آپ کے گھر میں قدم رکھا ہے آپنے اعزاز اور دولت سب ہی کچھہ حاصل کی ہے ۱۵ برس کے اندر معمولی مضمون نگار کی حیثیت سے آپ ایسے بلند مرتبہ کو پہنچ گئے ہیں جو وزیر اعظم انگلستان سے دوسرے درجہ پر ہے علاوہ اس دولت کے جو لیڈی کرزن صاحبہ جہیز میں لائی تھیں آپ کو اپنے باپ کے ترکہ سے ۲۲½ لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے مسٹر لیٹیر نے تمام جائداد سے ایک ثلث تو اپنی بیوہ کو دی دو ثلث تمام لڑکوں اور لڑکیوں میں تقسیم کردی یہہ ۲۲½ لاکھ اُس دولت کے علاوہ ہے جو مسٹر لیٹر نے بصورت ٹرسٹ ایک لاکھ روپیہ آپ کو دیئے تھے ماں کے مرنے پر بھی اُنکی دولت سے حصہ ملیگا - عہدہ گورنر جنرلی کی پندرہ سولہ لاکھ کی تنخواہ اس رقم ترکہ میں شامل کیجائے تو اندازہ لارڈ کرزن صاحب کی جائداد کا ہوسکتا ہے ہمارے وائسرائے کیطرح ہمارے کمانڈر انچیف بھی خوش قسمت ہیں - اگر لارڈ کچنر صاحب کی شادی لارڈ کرزن صاحب کی سالی سے ہوگئی تو وہ بھی اُسی قدر دولت پادینگے جسمیں اگر وہ رقوم شامل کیجاویں جو انکو ٹکے شکور اہل ملک نے فتحیابی خرطوم اور ٹرنسوال پر نذر کی ہیں تو وہ لارڈ کرزن صاحب کے برابر پہنچینگے انگلستان کی سی وسیع مملکت کے اہلکاران اور اس کے ممتاز باشندوں کو جنکا دنیا کے ہر ایک طبقہ سے تعلق ہے یہہ موقع دولتمندی حاصل ہوسکتا ہے (ہندوستانی)

مسٹر سائرس ڈبلیو فیلڈ کروڑپتی امریکہ جس نے اول مرتبہ بحری تار جاری کیا اس کا بڑا بیٹا آجکل نیو یارک میں بھیک مانگتا پھرتا ہے فضول خرچی و بیخودی کے سبب سے اُس کی یہہ نوبت پہنچی ہے ۔ بھارت

کانپور کے مارواریوں نے باہم پنچایت کرکے قرار دے لیا ہے - کہ آیندہ تمام مقدمات کا فیصلہ بذریعہ پنچایت کرینگے - اور عدالت سے مدد نہ لینگے ۔

ڈاک کے ٹکٹ - ایک صاحب نے بڑی چھان بین کے ساتھہ تحقیقات کرکے بتایا ہے اس وقت مختلف ممالک دُنیا میں ۱۳ ہزار چار سو مختلف اقسام کے ٹکٹ جاری ہیں ۔

فرانس میں کاؤنٹ سی - ای لیمبرٹ نے ایک ایسی کشتی ایجاد کی ہے جو ۲۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پانی کی سطح پر اچھلتی ہوئی چلتی ہے - اور کشتیوں کی طرح پانی کو چیرتی ہوئی - اُس کی تلی میں ڈھلوان تختوں کی سطح لگی ہوئی ہے - اور جوں ہی کہ پیچ گھمایا جاتا ہے تو پانی کا ان تختوں پر دباؤ پڑتا ہے جس سے کشتی سطح آب پر اُچھلتی ہوئی چلنے لگتی ہے - یہہ کشتی ڈوبتی نہیں ہے ۔ (ترقی)

پروفیسر آر - پی - پکٹ جو جینوا کی یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں اُنہوں نے ہوا کے تیار کرنے کا طریقہ ایجاد کیا ہے جس کے ذریعہ وہ ہوا میں جتنا آکسیجن چاہے رکھہ سکتے ہیں - آکسیجن امراض جگر اور سینہ میں استعمال کیا جاتا ہے - اور یہہ بنی ہوئی ہوا ان امراض کے لئے بہت مفید ہوگی ۔ (ترقی)

کسی کو نیند سے بیدار کرنا نہیں چاہئے - انگلستان کے شمال میں رہنے والے ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ ہڑبڑا کے سونے سے کھڑے ہونے کی عادت مضر صحت و نقصان حیات کا باعث ہے کسی شخص کو جب تک وہ خود نہ اُٹھے جگانا نہیں چاہئے ڈاکٹر سیلان ملکو نیو یارک کے رہنے والے کا مقولہ ہے کہ نیند بھر سونے سے پہلے اُٹھہ کھڑا ہونا دیوانگی اور جنون کا باعث ہو جاتا ہے اس کا بیان ہے کہ کسی شخص کو قبل اس کے کہ اُس کی نیند بھری ہو بیدار کرنا باعث کمی دوران خون اور قاطع حیات کا ہوتا ہے اس سے اعضاء شکنی پیدا ہوجاتی ہے جس سے خیالات کا پیدا ہونا بند ہوجاتا ہے ۔

اس امر کا عملی طور پر فیصلہ ہوچکا ہے کہ ہندوستان کے لئے ایک ریلوے بورڈ مقرر کیا جاویگا - لیکن تاحال اس کے ممبر نامزد نہیں ہوئے ۔

دربارِ تجویز بڑھانے شاہی افواج کے مہاراجہ سندھیا ایک اور دستہ فوج کے بڑھانے کی فکر میں ہیں ۔

سیبریا کی بھیڑوں کی دم اِس قدر لمبی ہوکہ وہ چل بھی نہیں سکتی ہیں اسلئے اِن کے پیچھے تختے باندھ دیے جاتے ہیں اور اِن تختوں میں پہیے لگائے جاتے ہیں تاکہ وہ بآسانی چل پھر سکیں ؛

اِشتہارات

---

۱ ضرورت ۲

ڈسکہ کرسچن ٹریننگ سکول کیواسطے ایک عیسائی ہیڈماسٹر کی ضرورت ہو۔ درخواست کنندہ جونیر یا سینیر اینگلو ورنیکولر سرٹفکیٹ حاصل کردہ ہو۔ تنخواہ ماہواری مبلغ للعہ سے نعہ تک حسب لیاقت و تجربہ دیجاویگی۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں ؛

المشتہر

پادری ڈبلیو۔ سکاٹ

ڈونگا گلی۔ مری ہلز

۱ عیسائی اُستادونکی ۱
ضرورت

دیہاتی مدارس کیواسطے ہمکو کئی ایک عیسائی اُستادوں کی ضرورت ہو۔ پرائمری پاس شدہ کو آٹھ روپیہ ماہوار اور مڈل پاس شدہ کو دس روپیہ ماہوار ملیگا۔ اور کام کے اچھے نتائج پر ترقی بھی ملا کریگی۔ درخواست کرنیوالوں کی عمر بیس سال سے کم نہ ہو۔ عمر رسیدہ اور تجربہ کار کو ترجیح دیجائیگی۔ درخواست کیساتھ اپنی سندات کی نقل بھی بھیجیں ؛

المشتہر

محمد حسین خان عیسائی۔ کار سپانڈنٹ یو۔ پی مشن مدارس بھیرہ۔ مقام ملکوال۔ ضلع شاہپور

۴ معذرت نامہ سقراط ۴

اِس کتاب میں وہ معذرت ہے جو سقراط نے اُن الزاموں کے جواب میں عدالت کے درمیان کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ ملزم قرار دیا گیا۔ یہہ کتاب ناول کے طور پر بڑی دلچسپ طرز میں افلاطون کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کو شہر نے اصل یونانی سے معہ انٹروڈکشن اور نوٹس کے سلیس اور بامحاورہ اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ قیمت عوام سے ۸ر معہ محصول ڈاک اور طلبار مدارس و سمینری سے ۶ر بلا محصول ڈاک نقد قیمت بھیجنے پر یا قیمت طلب پارسل کے حکم آنے پر فوراً بھیجی جائیگی اگر ناظرین اس کتاب کی قدر کرینگے تو امید واثق ہے کہ افلاطون کے دیگر مکالمات کا ترجمہ بھی ہو کر وقتاً فوقتاً ہدیہ ناظرین ہوتا رہیگا ؛

المشتہر

پال کیول سنگھ امریکن مشن احاطہ

لودیانہ

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اِطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہو۔ تجربہ کار صاحبان کیطرف سے اس بات پر کلمننانہ شہادت ہو ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے تقریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیا ہے اور اِس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے یہہ نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہو۔ جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اِس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر۔ جے۔ کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر

سہارنپور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہرت اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۵

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ” ” ۵ ” ”

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
چوتھائی کالم	ہیہ	سے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ	ہے
پورا صفحہ	مہ	صہ	لہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ

” ” ” معہ محصول عہ

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و مینیجر نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا